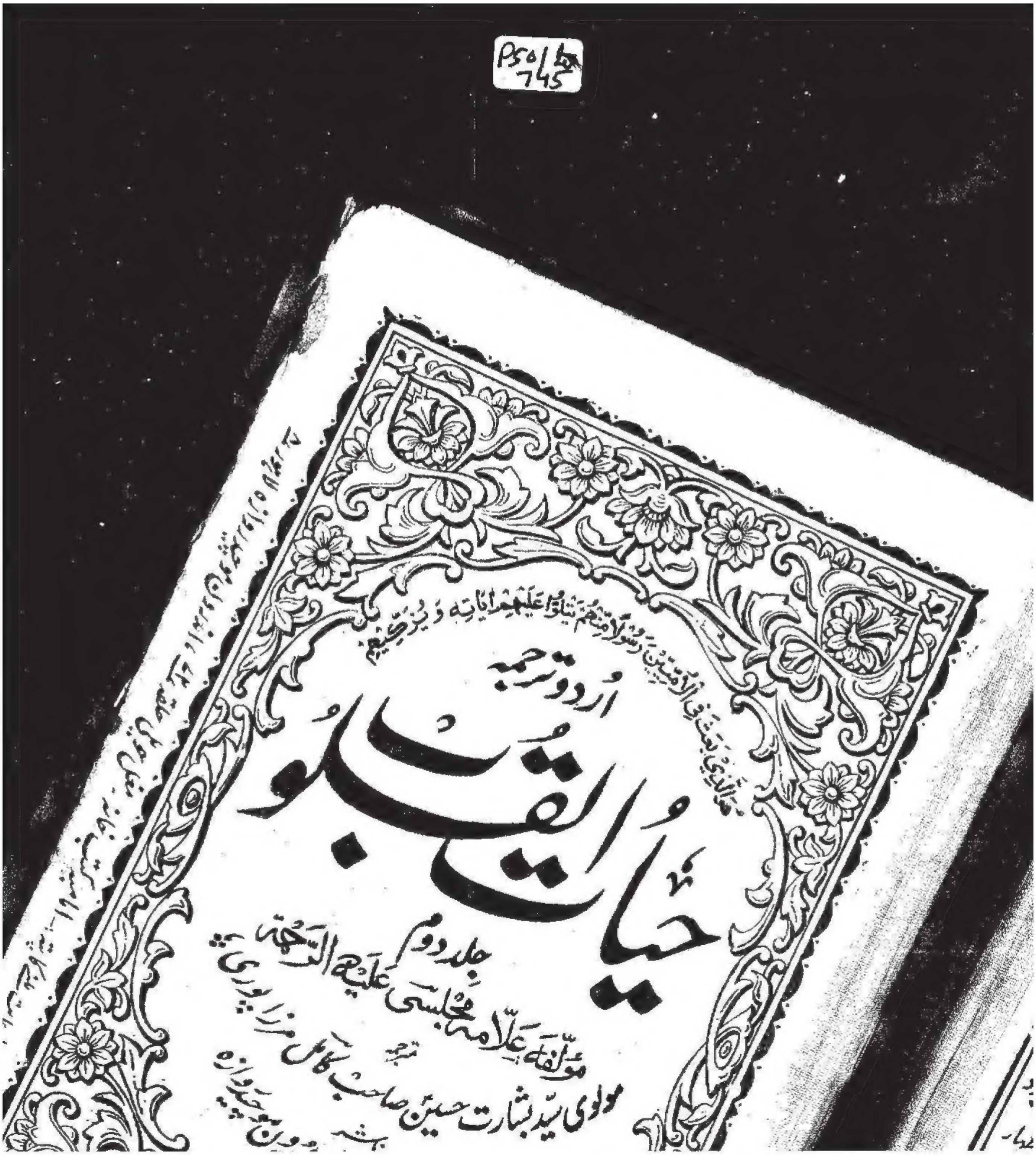
هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته و یزکیهم
اردو ترجمہ
حیات القلوب
جلد دوم
مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ
مترجمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

حیات القلوب
جلد 2
صفحہ 353 سے
499 تک
7/11

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَمَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

پیشِ لفظ!

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اس بے بضاعت کو اس کتاب حیات القلوب جلد دوم مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کے اُردو ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور اس دینی خدمت کی تکمیل کا شرف بخشا جو جلد اوّل کتاب ہذا کے ترجمہ سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑا تھوڑا کر کے مکمل ہو گیا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اس جلیل القدر اور کثیر الفوائد کتاب میں جناب سرورِ کائنات فخرِ آدمؑ و بنی آدم باعثِ خلقتِ عالم، پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مقدسہ کے تمام و کمال حالات درج ہیں۔ ابتدائے خلقتِ نورؐ اور آپؐ کی ولادت باسعادت سے وفات حسرت آیات تک کے واقعات نہایت شرح و بسط کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں۔ یعنی آپؐ کے اور آپؐ کے اہلبیت علیہم السلام کے نور کی خلقت؛ آپؐ کا نسب؛ آپؐ کے آباؤ اجداد میں جناب ہاشمؑ سے جناب ابوطالبؑ تک کے حالات اور ان حضرات کی زندگی کے اہم واقعات؛ آنحضرتؐ کے متعلق پیشین گوئیاں؛ آپؐ کی ولادت؛ رضاعت؛ جناب ابوطالب کی آپؐ سے محبت اور جان سپارانہ حمایت؛ آنحضرتؐ کے اخلاقِ حسنہ اور خصائلِ حمیدہ؛ حضرتؐ کے معجزات بالتفصیل یعنی جمادات و نباتات و حیوانات و اجرام و سماوی وغیرہ وغیرہ سے متعلق معجزات؛ غزوات؛ معراج اور مباہلہ کے مکمل حالات؛ اصحاب اور امت کے فضائل؛ آپؐ کی تبلیغ؛ اسلام کی خوبیاں؛ آپؐ کے خاص خاص اصحاب یعنی جناب سلمان و ابو ذر و مقداد و عمار وغیر ہم رضوان اللہ علیہم کے حالات؛ ان حضراتؓ کی دینداری اور حمایتِ اہل بیتؑ؛ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی روئیداد نہایت تشریح و تفصیل کے ساتھ مسطور و مرقوم ہیں۔

یہ کتاب صحیح اسلامی تعلیم و تبلیغ کا دفتر ہے جو نہ صرف عام مومنین کی دینی معلومات کی ضامن ہے بلکہ ان کی تہذیب و اخلاق؛ عادات و اطوار اور اعمال و کردار کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی ذمہ دار ہے بشرطیکہ خلوص سے عمل کیا جائے۔ یہ کتاب عام واعظین کے لیے خصوصاً صرف اُردو دان ذاکرین کے لیے ایک انمول تحفہ اور معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے۔

مجھے اپنی بے بضاعتی اور علمی سرمایہ کی کمی کا اعتراف ہے۔ مَیں نے احادیث کا صرف لفظی ترجمہ کر دینے پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ اپنی اُردو زبان میں محاورات کے مطابق مفہوم ادا کرنے کی

نے دیکھا کہ وُہ ایک مرد ہے جس کے بہت بال ہیں، اُس کا سر بلند آنکھیں اونچی جو سر کی لمبائی کے برابر ہیں اُن کے حلقے چھوٹے اور درندوں کے مانند دانت تھے۔ حضرتؐ نے اُس سے عہد وپیمان لیا کہ جس کو حضرتؐ اُس کے ساتھ بھیجیں گے وُہ اس کو دُوسرے روز واپس پہنچا جائے گا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ عرفطہ کے ساتھ چلے جاؤ، اُن کی مدد کرو اور اُن میں حق کے ساتھ حکم کرو۔ انہوں نے پوچھا یا حضرت یہ لوگ کہاں رہتے ہیں فرمایا زمین کے نیچے۔ عرض کی مَیں زمین کے اندر کس طرح جاؤں گا اور اُن کے درمیان فیصلہ کیا کروں گا جبکہ ان کی زبان سے ناواقف ہوں۔ پھر حضرتؐ نے جناب عمرؓ کو اُن کے ساتھ جانے کو کہا وہ حضرت ابوبکر کی طرح عذر خواہ ہوئے۔ حضرت عثمانؓ سے کہا، اُنہوں نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ آخر حضرت علیؑ کو بلایا اور فرمایا یا علیؑ تم عرفطہ کے ساتھ جاؤ اور ان کی مدد کرو اور ان کے معاملات کا حق کے ساتھ فیصلہ کرو۔ جناب امیرؑ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اپنی شمشیر ڈاب میں رکھی اور عرفطہ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ جناب سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں بھی حضرتؑ کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب ہم وادیٔ صفا تک پہنچے امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ اے سلمان خدا تم کو جزائے خیر دے تم واپس چلے جاؤ۔ اور زمین شگافتہ ہوئی اور وُہ اس کے اندر چلے گئے اور مَیں واپس چلا آیا اور حضرتؑ کے لیئے بے حد غمگین ہوا۔ دُوسرے روز صبح کو آنحضرتؐ نے ہمارے ساتھ نماز جماعت پڑھی اور کوہ صفا پر جا کر بیٹھے۔ صحابہ حضرتؐ کے گرد جمع تھے۔ جناب امیرؑ کے واپس آنے میں دیر ہوئی۔ آفتاب بلند ہوا اور لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ منافقین خوش ہو کے کہتے تھے الحمد للہ خدا نے ابوتراب سے ہم کو نجات بخشی اور محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ناز مٹ گیا جو اُن کو اپنے بھائی کے سبب سے تھا۔ یہانتک کہ ظہر کا وقت آ گیا حضرتؐ نے نماز ظہر ادا کی اور پھر اُسی جگہ جا کر بیٹھ گئے اور اپنے اصحاب سے گفتگو کرنے لگے۔ لوگوں نے امیرالمومنینؑ کی واپسی سے ناامیدی ظاہر کی، اسی عالم میں عصر کا وقت بھی آ گیا۔ حضرتؐ نے جا کر نماز عصر پڑھی پھر کوہ صفا پر آ کر بیٹھ گئے۔ حضرتؐ کو بھی فکر و پریشانی بڑھنے لگی، دشمنوں کے طعن وطنز کی باتیں بھی زیادہ ہونے لگیں اور آفتاب کے غروب ہونے کا وقت آ گیا۔ ناگاہ کوہ صفا شگافتہ ہوا اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام مانند خورشید تاباں اُفق سے برآمد ہوئے۔ خُون آپؑ کی تلوار سے ٹپک رہا تھا۔ عرفطہ حضرتؑ کے ساتھ تھا جناب رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور جناب امیرؑ کو سینہ سے لگا لیا اور اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اور پُوچھا اس قدر دیر کیوں ہوئی؟ یہاں منافقین اور کفار مذاق اُڑا رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے۔ امیرالمومنینؑ نے عرض کی یا رسُول اللہ مَیں کافر اور منافق جنوں کی طرف گیا جو بہت زیادہ تعداد میں تھے اور عرفطہ اور اس کی قوم پر ظلم ڈھا رہے تھے۔ مَیں نے ان کو تین باتوں کی دعوت دی۔ پہلی بات یہ کہ خدا پر ایمان لاؤ اور آنحضرتؐ کی پیغمبری کا اقرار کرو۔ انہوں نے قبول نہیں کیا۔ دُوسری بات یہ کہ جزیہ دو۔ اُنہوں نے یہ بھی منظور نہ کیا، تو تیسری بات مَیں نے یہ کہی کہ عرفطہ اور اس کی قوم سے صلح کر لو اور اُن کے چشمے اور چراگاہ ان کو واپس کر دو۔ اُن میں سے اکثر لوگوں نے یہ بھی منظور نہ کیا تو مَیں نے خدا کا نام لے کر اُن پر حملہ کر دیا اور اُن میں سے اسّی ہزار شخصوں کو قتل کر دیا۔ جب اُنہوں نے یہ حال دیکھا تو صلح پر راضی ہو گئے اور امان مانگنے لگے اور آخر مسلمان ہو گئے۔ پھر عرفطہ نے کہا یا رسُول اللہ

خدا آپؐ کو اور امیرالمومنینؑ کو ہم لوگوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ پھر وُہ حضورؐ سے رخصت ہو کر واپس چلا گیا۔

چھٹا معجزہ۔ محاسن برقی اور دُوسری معتبر کتابوں میں مذکور ہے کہ ایک روز جناب رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیرالمومنینؑ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ ایک بُوڑھا شخص آیا اور حضرتؐ کو سلام کر کے واپس چلا گیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ اس بڈھے کو تم نے پہچانا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا یہ ابلیس ہے۔ حضرت علیؑ نے عرض کی اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وُہ ملعون ہے تو اُسے ایک ضرب لگاتا، اور آپؐ کی اُمت کو اس کے فریب سے نجات ہو جاتی۔ شیطانؑ نے واپس آ کر کہا اے ابوالحسنؑ آپ نے مجھ پر ظلم کیا کیونکہ میں آپ کے دوستوں کے نطفہ میں ہرگز شریک نہیں ہوتا اور جو آپ کے دشمن ہیں میرا نطفہ زیادہ تر ان کے باپ کے نطفہ کے ساتھ ان کی ماؤں کے رحم میں پہنچتا ہے۔

ساتواں معجزہ۔ حِمیری نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ خلاق عالم نے ملک و بادشاہی غلبہ وحکومت جیسی چیزیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی تھیں جو کسی پیغمبر کو نہیں عطا فرمائی تھیں ایک روز آنحضرتؐ نے ابلیس ملعون کی گردن مسجد کے ایک ستون سے اس طرح دبائی کہ اس کی زبان باہر نکل کر آنحضرتؐ کے ہاتھ تک پہنچ گئی۔ حضرتؐ نے فرمایا اگر جناب سلیمانؑ نے ایسی دُعا نہ کی ہوتی کہ مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو خلق میں کسی کے لیئے ان کے بعد نہ ہو تو بیشک شیطان لعین کو تم سب کو دکھا دیتا۔

آٹھواں معجزہ۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جب جناب رسُول خدا حنین کی جانب روانہ ہوتے اثنائے راہ میں کچھ لوگ علم وروایت لیتے ہوئے واپس آئے اور کہا یا رسُول اللہ ایک بہت بڑا سانپ ہماری راہ میں ایک پہاڑ کے مانند حائل ہے اور ہم اُدھر سے گزر نہیں سکتے۔ جب حضرتؐ اُس کے پاس تشریف لے گئے تو اُس نے سر اُٹھا کر کہا "السلام علیک یا رسُول اللہ"، مَیں ہشیم بن لمباع بن ابلیس ہوں آپؐ پر ایمان لایا ہوں اور اپنے اہلبیت میں سے دس ہزار افراد کو لایا ہوں تاکہ ان کافروں کے خلاف آپؐ کی مدد کروں حضرتؐ نے فرمایا راستہ سے الگ ہو جا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر ہماری داہنی طرف سے آ۔ یہ سُن کر اُس نے راستہ چھوڑ دیا اور مسلمان اُس طرف سے گزر گئے۔

نواں معجزہ۔ کتاب اختصاص میں اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن جناب امیرالمومنینؑ نماز عصر کے بعد مسجد کوفہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بلند قد وقامت کا شخص بدوؤں کے مانند حضرتؑ کی خدمت میں آیا اور سلام کیا۔ جناب امیرؑ نے پُوچھا وُہ جن کیا ہوا جو تیرے پاس آیا کرتا تھا اس نے کہا یا امیرالمومنینؑ اب بھی برابر آتا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا اس کا قصہ ان لوگوں کے سامنے بیان کرو۔ اُس نے کہنا شروع کیا آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے ایک رات مَیں یمن میں سویا ہوا تھا آدھی رات کو ایک جن آیا اور اپنے پَیر سے میرے سر پر مارا اور کہا اُٹھ کر بیٹھو۔ مَیں ڈر کر اُٹھ بیٹھا۔ اُس نے کہا سُنو اور چند اشعار پڑھے جن کا یہ مطلب تھا مجھے جنوں پر اور اُن کے اُونٹوں پر سوار ہونے پر تعجب ہے جو مکہ کی جانب طلب ہدایت کیلئے روانہ ہیں حالانکہ تو غافل ہے اُٹھ اور تو بھی سامان سفر درست کر کے مکہ میں بہترین اولاد ہاشم کے پاس جا۔